مقدس یوحنا کی معرفت لکھی گئی اِنجیل

Constantine Campbell نے ایک بہت خوبصورت پہیلی بیان کی ہے کہ کوئی ایسی چیز جو اتنی کم گہری ہو کہ ایک بچہ اس میں چل سکے اور اتنی زیادہ گہری ہو کہ ایک ہاتھی اس میں تیر سکے؟ اس کا جواب ہے مقدس یوحنا کی اِنجیل۔

مصنف:

مقدس یوحنا کی انجیل میں بھی مصنف کا علم نہیں لیکن غالب رائے یہی ہے کہ یہ اِنجیل مقدس یوحنا رسول نے لکھی ہے۔سب سے پہلے چند ایک باتیں مصنف کے بارے میں ہم جانیں گے۔

1- مقدس یوحنا یہودی تھے اسی لئے یہودی رسم و رواج اور روایات سے بخوبی واقف تھے اور اس اِنجیل میں یہودی رسم و رواج کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں (John 5:1; 6:4; 7:2; 10:22; 13:1)

2- مقدس یوحنا فلسطین میں رہتے تھے اور یروشلیم اور اس کے اردگرد کے حالات سے بخوبی واقف تھے (John 5:2; 11:18)

3- مقدس یوحنا زبدی کا بیٹا تھا جو کہ ایک کامیاب ماہی گیر تھا (مرقس 1:19-20)۔ان کے پاس اپنی کشتیاں تھیں اور وہ اور لوگوں کو ملازمت بھی دیتے تھے۔

4- مقدس یوحنا کی والدہ کا نام سلومی تھا جو غالباً خُداوند یسوعؔ مسیح کی ماں مقدسہ مریم کی بہن یا قریبی رشتہ دار تھیں (Mt. 27:56; Mark 15:40; John 19:25)۔کہا جاتا ہے سلومی ایک مالدار خاتون تھیں کیونکہ ان کا شمار ان خواتین میں تھا جنھوں نے خُداوند یسوعؔ مسیح کی خدمت کے لئے مالی تعاون کیا (Mark 15:40-41; Luke 8:3)۔

5- مقدس یوحنا کا خاندان مالی طور پر خوشحال تھا کیونکہ یہ واحد رسول ہے جس کے بارے لکھا ہے کہ اس کا

اپنا گھر تھا (یوحنا19: 27)۔

6- مقدس یوحنا خُداوند یسوعؔ مسیح کے پاس آنے سے پیشتر مقدس یوحنا اصطباغی کا شاگرد تھا (یوحنا 1: 35-40)۔

7- مقدس یوحنا کو خُداوند یسوعؔ مسیح نے اس وقت بُلایا جب وہ اپنے باپ کے ساتھ ماہی گیری میں مصروف تھا(Mark 1:19-20; Luke 5:9-11)۔

8- مقدس یوحنا اور مقدس یعقوب کو خُداوند یسوعؔ مسیح نے گرج کے بیٹے قرار دیا (مرقس3: 17)۔اس کی وجہ (لوقا9: 51-56)۔

9- یہ خُداوند یسوعؔ مسیح کے اندرونی حلقہ میں شریک تھا (Mark 5:37; Mt. 17:1; 26:37)

10- اس نے اپنے بھائی اور ماں کے ساتھ مل کر خُداوند یسوعؔ مسیح سے درخواست کی کہ وہ اپنی بادشاہی میں ایک کو دائیں اور دوسرے کو بائیں طرف بٹھائے (متی20: 20-28)۔

11- مقدس یوحنا کی انجیل میں دکھایا گیا ہے کہ وہ ایک ایسا شاگرد ہے جس سے خُداوند محبت رکھتے ہیں (John 13:23;19:26; 20:2; 21:7, 20) یا دوسرا شاگرد بھی ظاہر کیا گیا ہے یا خُداوند یسوعؔ مسیح کا قریبی دوست بھی سمجھا جاتا ہے (John 18:15-16; 20:2; 21:2)۔ یہ اس وقت روایت تھی کہ مصنفین اپنا نام اپنی تصنیف میں نہیں لکھتے تھے۔اسی لئے انہوں نے اپنا نام نہیں لکھا۔

12- خُداوند یسوعؔ مسیح مقدس یوحنا رسول پر بہت بھروسہ کرتے تھے (یوحنا19: 25-27)۔

13- مقدس یوحنا اپنے آپ کو عینی شاہد بھی بیان کرتے ہیں (یوحنا1: 14)۔

مقدس یوحنا نے خود تو اپنے نام کا ذکر اس اِنجیل میں نہیں کیا لیکن دیگر اناجیل میں ان کے نام کا ذکر تقریباً 20 مرتبہ کیا گیا ہے۔اس نے اپنے خطوط میں تقریباً 80 مرتبہ محبت کا تذکرہ کیا ہے اسی بنا پر انہیں محبت کا

رسول کہا جاتا ہے۔اس اِنجیل کو Holy of Holies یا پاکترین مکان قرار دیا گیا ہے۔ جیسے ہم سب جانتے ہیں کہ پُرانے عہد نامہ میں یہاں کسی کو جانے کی اِجازت نہیں تھی تو مقدس یوحنا رسول نے اس بات کو ہم پر عیاں کر دیا ہے کہ اب ہر کوئی اس پاکترین مکان میں جا سکتا ہے۔

Synoptic Gospels یا اناجیلِ متوافقہ میں خُداوند یسوعؔ مسیح کی زمینی زندگی اور خدمت کو بیان کیا گیا ہے اسی لئے انہیں Biographical gospels کہا جاتا ہے جبکہ مقدس یوحنا رسول کی معرفت لکھی گئی اِنجیل میں خُداوند یسوعؔ مسیح کی آسمانی زندگی کو بیان کیا گیا ہے جسے Theography of Jesus کہا جاتا ہے۔

مقدس یوحنا رسول کی معرفت لکھی گئی اِنجیل کا 90 فیصد حصہ Synoptic Gospels سے مختلف ہے۔

اس انجیل کو لکھنے کے دیگر بہت سارے مقاصد ہیں لیکن ان کے ساتھ اس اِنجیل نے Gnosticism جیسی بدعات کے خلاف خُداوند یسوعؔ مسیح کی درست ترجمانی کی جو کہ خُداوند یسوعؔ مسیح کے خلاف تعلیم دے رہے تھے۔

Gnosticism غناسطی فرقہ:

یہ کہتے تو اپنے آپ کو مسیحی تھے لیکن دراصل خُداوند یسوعؔ مسیح کے تعلق سے ان کی Doctrine درست نہیں تھی۔ یہ خُداوند یسوعؔ مسیح کو محض الٰہی مکاشفہ دینے والا سمجھتے تھے۔ جو انسانوں کو تعلیم دیتا ہے جس سے لوگ نجات پاتے ہیں۔ یہ خُداوند یسوعؔ مسیح صلیب پر جان دینے کے ذریعے نجات پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔

ان کا عقیدہ تھا کہ خُداوند یسوعؔ مسیح کا جسمانی وجود ایک دکھاوا تھا یعنی وہ حقیقی جسم نہیں رکھتے تھے۔ یہ فرقہ خُداوند یسوعؔ مسیح کے تجسم کا مُنکر تھا۔اسی لئے مقدس یوحنا رسول نے خُداوند یسوعؔ مسیح کے تجسم کے

بارے میں بخوبی تعلیم دی ہے۔

یوحنا1:1-14

Doctrine of Incarnation جسم کی حالت میں ہونا۔تجسیم خُدا کے مجسم ہونے کا عقیدہ،اسے embodiment بھی کہا جاتا ہے۔مقدس یوحنا رسول اس عقیدہ کو بڑے زبردست طریقے سے یہاں لفظ کلام ہی کیوں استعمال کیا گیا ہے سیدھا مسیح کیوں نہیں لکھا گیا کہ ابتداء میں مسیح تھا اور مسیح خُدا کے ساتھ تھا اور مسیح خُدا تھا؟ یہ اس لئے استعمال ہوا ہے کیونکہ یہ یہودیوں اور غیر اقوام کے نزدیک بڑا اہم لفظ تھا یونانی زبان میں اسے logos کہا جاتا ہے۔

کلمہ جو یونانی زبان کے لفظ logos کا ترجمہ ہے۔اس کے بہت سارے مطلب ہیں۔ چیز، معاملہ حکم، وجہ، n “word,” “speech,”“matter,” “thing,” “command,” “settlement,” ”respect,” “message,” “account,” “reckoning,” ”,reason“ یہ لفظ نئے عہد نامہ میں 331 مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

ہمیں اس لفظ کی کوئی تشریح بھی نظر نہیں آتی کیونکہ ان لوگوں کو تشریح کی ضرورت نہیں تھی وہ سب بخوبی جانتے تھے کہ اس کا مطلب کیا ہے۔یونانی Logos کو ایک تخلیق کرنے والی قوت سمجھتے تھے۔کہ جس نے ان جہانوں کو تخلیق کیا ہے وہ logos ہے۔ یہ سمجھتے تھے کہ یہ دُنیا کی سب سے طاقتور چیز ہے۔ وہ سمجھتے تھے کہ کوئی طاقت ہے جس نے دُنیا کا نظام سنبھالا ہوا ہے۔ یہ مقدس یوحنا رسول ہیں جنہوں نے انہیں logos کے بارے میں بتایا کہ جسے تم کوئی مادہ یا کوئی قوت سمجھتے ہو وہ دراصل خُدا ہے۔اور وہ مجسم ہوا ہے۔

مجسم ہونے کا مطلب ہے وہ جس نے جسم لیا ہے۔ ہمارے ہاں پیدا ہونے کا لفظ عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی ایسا بچہ جس نے جنم لیا ہے یعنی اس کا وجود پہلے نہیں تھا اس نے ابھی

جنم لیا ہے لیکن خُداوند یسوعؔ مسیح کے لئے مقدس یوحنا رسول نے مجسم کا لفظ استعمال کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ مسیح کوئی ایسا بچہ نہیں جس نے جنم لیا ہے یا پہلے وہ وجود نہیں رکھتا تھا تو اپنی پیدائش پر فقط نظر آیا ہے ایسا ہر گز نہیں بلکہ خُداوند یسوعؔ مسیح وہ شخصیت ہے جو اپنی تجسم سے پہلے ہی موجود تھا۔ شخصیت موجود تھی لیکن انسان کی صورت میں آنے کے لئے اس نے جسم لیا ہے۔

بائبل مقدس پُرانا عہدنامہ اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ اس کو بنایا نہیں گیا تخلیق نہیں کیا بلکہ وہ خود خالق ہے۔ سب چیزیں اس کے وسیلہ پیدا ہوئی ہیں۔

اسی لئے مقدس یوحنا رسول خُداوند یسوعؔ مسیح کے تعلق سے بیان کرتے ہیں کہ اس میں زندگی تھی یعنی یہ زندگی اُنہوں نے مستعار یا اُدھار نہیں لی تھی بلکہ یہ وہ زندگی ہے جو ان میں existis کرتی ہے۔ اس زندگی کے لئے یونانی زبان کا لفظ Zoe استعمال ہوا ہے جس کا مطلب ابدی زندگی یا Eternal life ہے۔ نہ ختم ہونے والی زندگی۔ نہ اس کی زندگی کا شروع ہے نہ آخر، وہ ابتداء اور انتہاہ ہے اول و آخر ہے الفا اور اومیگا ہے۔

خُداوند یسوعؔ مسیح کے آسمان پر اُٹھائے جانے کے بعد ایک بدعت نے بہت زور پکڑا جسے Gnosticism غناسطیت کہا جاتا ہے۔ یہ بدعت خُداوند یسوعؔ مسیح کو اِلہامی تو مانتے تھے لیکن ان کے انسان ہونے کو قبول نہیں کرتے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ خُداوند یسوعؔ مسیح ایک اِلہامی شخصیت تو ہیں لیکن یہ ان کے تجسم کو نہیں مانتے تھے۔

یہ بدعت اس دور کے فلسفیوں سے کافی متاثر تھے اس لئے یہ مانتے تھے کہ روح پاک ہے جب کہ مادہ گُناہ ہے اور اس مادہ یعنی جسم میں کبھی بھی کوئی پاک نہیں۔ اس لئے ان کا ماننا تھا کہ خُداوند یسوعؔ مسیح کے پاس جسم حقیقی نہیں تھا بلکہ وہ نظر ایسے آتے تھے جیسے ان کے پاس جسم موجود تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ اپنی مصلوبیت سے پہلے اُنہوں نے اس بدن کو چھوڑ دیا۔

یہ نہ صرف خُداوند یسوعؑ کے انسان ہونے کا انکار ہے بلکہ مسیح کے کفارہ ہونے سے بھی انکار ہے۔اس خیال کے تحت خُداوند یسوعؑ مسیح نے انسانوں کے لئے کفارہ نہیں دیا جبکہ خُدا کا کلام ہماری رہنمائی کرتا ہے کہ خُداوند یسوعؑ مسیح مصلوب ہوئے دفن ہوئے اور تیسرے دِن مُردوں میں سے جی اُٹھے (عبرانیوں 2:14-17)۔

یہ بیٹا اپنے تجسم سے پہلے پُرانے عہد نامہ میں بہت دفعہ دِکھائی دیتا ہے۔دُنیا میں جتنے بچے جنم پاتے ہیں یہ creation ہے۔یہ پیدا ہونے کے بعد دِکھائی دیتے ہیں لیکن یسوعؑ مسیح کی آمد پیدائش نہیں بلکہ تجسم ہے جسے ہم Theology کی زبان میں incarnation کہتے ہیں۔یعنی وہ پہلے سے موجود ہے۔فرق صرف یہ ہے کہ وہ پہلے خُدا ہے اور پیدا ہونے کے ساتھ اس نے جسم اختیار کیا ہے۔اب وہ خُدا بھی ہے اور انسان بھی ہے۔یسوعؑ تخلیق نہیں بلکہ خالق ہے۔

جیسے یسوعؑ مسیح اپنی زبانِ اقدس سے اِرشاد فرماتے ہیں(یُوحنا 8:56-59) تِلاوت کرنا ہے۔یسوعؑ اس سے بھی پہلے موجود تھا (یوحنا 1:1-2؛14)۔مقدسہ مریم نے یسوعؑ کو پیدا نہیں کیا کیونکہ وہ تو پہلے ہی موجود تھا اس نے فقط اپنے آپ کو خُدا کی حضوری میں Submit کیا ہے۔

Gnosicism معرفت پر زور دیتے تھے۔کہ انسان علم سے نجات پاتا ہے۔